

اور جو پکارے اُسے جواب نہیں دیتے۔

اس دنیا سے ڈرو کہ یہ غدار، دھوکہ بازاور فریب کار ہے، دینے والی (اور پھر) لے لینے والی ہے، لباس پہنانے والی (اور پھر) اترو والینے والی ہے۔ اس کی آسائشیں ہمیشہ نہیں رہتیں، نہ اس کی سختیاں ختم ہوتی ہیں اور نہ اسکی مصیبیں تھمتی ہیں۔

[اس خطبہ کا یہ حصہ زابوں کے اوصاف میں ہے]

وہ ایسے لوگ تھے جو اہل دنیا میں سے تھے مگر (حقیقتاً) دنیا والے نہ تھے۔ وہ دنیا میں اس طرح رہتے کہ گویا دنیا سے نہ ہوں۔ اُن کا عمل ان چیزوں پر ہے جنہیں خوب جانے پہچانے ہوئے ہیں اور جس چیز سے خائن ہیں اُس سے بچنے کیلئے جلدی کرتے ہیں۔ اُن کے جسم گویا اہل آخرت کے مجمع میں گردش کر رہے ہیں۔ وہ اہل دنیا کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی جسمانی موت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور وہ ان اشخاص کے حال کو زیادہ اندوہنا ک سمجھتے ہیں جو زندہ ہیں مگر ان کے دل مردہ ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۲۲۸)

امیر المؤمنین علیہ السلام نے بصرہ کی طرف جاتے ہوئے مقام ذی قار میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا واقعہ نے کتابِ اجمل میں ذکر کیا ہے۔ رسول ﷺ کو جو حکم تھا اُسے آپؐ نے کھول کر بیان کر دیا اور اللہ کے پیغامات پہنچاویے۔ اللہ نے آپؐ کے ذریعہ بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی کی، سینوں میں بھری ہوئی سخت عداوتوں اور دلوں میں بھڑک اٹھنے والے کینوں کے بعد خویش و اقارب کو آپؐ میں شیر و شکر کر دیا۔

خطبہ (۲۲۹)

عبداللہ بن زمعہ جو آپؐ کی جماعت میں محبوب ہوتا تھا آپؐ کے زمانہ غافت میں کچھ مال طلب کرنے کیلئے حضرتؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے

بَكَاهُمْ، وَلَا يُجِيِّبُونَ مَنْ دَعَاهُمْ.

فَاحْذَرُوا الدُّنْيَا، فَإِنَّهَا غَدَارَةٌ غَرَارَةٌ
خَدُوعٌ، مُعْطِيَةٌ مَنْوَعٌ، مُلِبِّسَةٌ تَرْزُوعٌ، لَا
يَدْوُرُ رَخَاؤُهَا، وَ لَا يَنْقَضِي عَنَّا وُهَا، وَ لَا
يَرْكُدُ بَلَاؤُهَا.

[منہما فی صفة الرُّهَادِ]

كَانُوا قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ لَيْسُوا مِنْ
أَهْلِهَا، فَكَانُوا فِيهَا كَمْ لَيْسَ مِنْهَا، عَمِلُوا
فِيهَا بِمَا يُبِرُّونَ، وَ بَادِرُوا فِيهَا مَا
يَحْذَرُونَ، تَقْلِبَ أَبْدَانُهُمْ بَيْنَ ظَهَرَانِيَ
أَهْلِ الْآخِرَةِ، يَرَوْنَ أَهْلَ الدُّنْيَا يُعَظِّمُونَ
مَوْتَ أَجْسَادِهِمْ وَ هُمْ أَشَدُ إِعْظَامًا لِمَوْتِ
قُلُوبِ أَحْيَاهُمْ.

-----☆☆-----

(۲۲۸) وَمِنْ خُصْلَةٍ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

خَطَبَهَا بِذِئْنِ قَارِ وَ هُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى
الْبَصَرَةِ، ذَكَرَهَا الْوَاقِدِيُّ فِي كِتَابِ الْجَمَلِ.
فَصَدَعَ بِهَا أَمْرَبِهِ، وَ بَلَغَ رِسَالَاتِ رَبِّهِ،
فَلَمَّا هُنَّ بِهِ الصَّدْعُ، وَ رَتَقَ بِهِ الْفَتْقُ، وَ
أَلَّفَ بِهِ الشَّمِيلَ بَيْنَ ذَوِي الْأَزْحَامِ، بَعْدَ
الْعَدَاوَةِ الْوَاعِرَةِ فِي الصُّدُورِ، وَ الضَّغَائِينِ
الْقَادِحَةِ فِي الْقُلُوبِ.

(۲۲۹) وَمِنْ كَلَامِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

كَلَمَّ بِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ وَ هُوَ مِنْ
شِيعَتِهِ، وَ ذَلِكَ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي خَلَافَتِهِ

ارشاد فرمایا:

یہ مال نہ میرا ہے نہ تمہارا، بلکہ مسلمانوں کا حق مشترک اور ان کی تلواروں کا جمع کیا ہوا سرمایہ ہے۔ اگر تم ان کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے ہوتے تو تمہارا حصہ بھی ان کے برابر ہوتا، ورنہ ان کے ہاتھوں کی کمائی دوسروں کے منہ کا نوالہ بننے کیلئے نہیں ہے۔

--☆☆--

(۲۳۰) خطبه

معلوم ہونا چاہیے کہ زبان انسان (کے بدن) کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب انسان (کا ذہن) رک جائے تو پھر کلام اُسکا ساتھ نہیں دیا کرتا اور جب اُسکی (معلومات میں) وسعت ہو تو پھر کلام زبان کو رکنے کی مہلت نہیں دیا کرتا اور ہم (اہلیت) اقليم سخن کے فرمازروں ہیں۔ وہ ہمارے رگ و پی میں سما یا ہوا ہے اور اُسکی شاخیں ہم پر جھکی ہوئی ہیں۔ ط

خدا تم پر رحم کرے! اس بات کو جان لو کہ تم ایسے دور میں ہو جس میں حق گوکم، زبانیں صدق بیانی سے کند اور حق والے ذیل و خوار ہیں۔ یہ لوگ گناہ و نافرمانی پر جسے ہوئے ہیں اور ظاہر داری و نفاق کی بنا پر ایک دوسرے سے صلح و صفائی رکھتے ہیں۔ ان کے جوان بدخوا، ان کے بوڑھے گنہگار، ان کے عالم منافق اور ان کے واعظ چاپلوں ہیں۔ نہ چھوٹے بڑوں کی تقطیم کرتے ہیں اور نہ مالدار فقیر و بے نوا کی دستگیری کرتے ہیں۔

--☆☆--

ط امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک موقع پر اپنے بھانجے جعدہ ان بیرونی خزوی سے فرمایا کہ وہ خطبہ دیں، مگر جب خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو زبان لٹکھڑا نے لگی اور کچھ نہ کہہ سکے، جس پر حضرت خطبہ دینے کیلئے منبر پر بلند ہوتے اور ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا جس کے چند جملے سید رشی نے یہاں درج کئے ہیں۔

يَطْلُبُ مِنْهُ مَا لَا، فَقَالَ عَلِيٌّ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

إِنَّ هَذَا الْبَيْانَ لَيْسَ لِي وَلَأَكُ، وَإِنَّمَا هُوَ فِي عِبَادِ الْمُسْلِمِينَ، وَ جَلْبُ أَسْيَاءِهِمْ، فَإِنَّ شَرِكَتَهُمْ فِي حَزِيبَهُمْ كَانَ لَكَ مِثْلُ حَظِيهِمْ، وَ إِلَّا فَجَنَّاتُهُمْ لَأَيْدِيهِمْ لَا تَكُونُ لِغَيْرِ أَفْوَاهِهِمْ .

--☆☆--

(۲۳۰) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْحَلَامُ

أَلَا إِنَّ الْلِسَانَ بَضْعَةٌ مِنَ الْإِنْسَانِ، فَلَا يُسِعُهُ الْقَوْلُ إِذَا امْتَنَعَ، وَ لَا يُمْهِلُهُ النُّطْقُ إِذَا اتَّسَعَ، وَ إِنَّا لَأَمْرَأُ الْكَلَامِ، وَ فِينَا تَنَشَّبُتْ عُرُوقُهُ، وَ عَلَيْنَا تَهَدَّلُتْ غُصُونُهُ.

وَ اعْلَمُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ أَنَّكُمْ فِي زَمَانٍ الْقَائِلُ فِيهِ بِالْحَقِّ قَلِيلٌ، وَ الْلِسَانُ عَنِ الصِّدْقِ كَلِيلٌ، وَ الْلَّازِمُ لِلْحَقِّ ذَلِيلٌ. أَهْلُهُ مُغْتَكِفُونَ عَلَى الْعِصْيَانِ، مُصْطَلِحُونَ عَلَى الْإِدْهَانِ، فَتَاهُمْ عَارِمُ، وَ شَاءُبُهُمْ أَثْمُ، وَ عَالِمُهُمْ مَنَافِقُ، وَ قَارِئُهُمْ مَمَاذِقُ، لَا يُعَظِّمُ صَغِيرُهُمْ كَبِيرُهُمْ، وَ لَا يَعُولُ غَنِيُّهُمْ فَقِيرُهُمْ .

--☆☆--